مدینۃ المسیح

قادیان ۶ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۹ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آنکھوں میں تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

جلد ۳۵ | ۷ ماہ احسان ۱۳۲۶ ہش | ۱۶ رجب ۱۳۶۶ھ | ۷ جون ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۳۵

سکھوں کی سیاسی خودکشی

پنجاب کے فسادات کے انعام میں سکھوں نے پنجاب کی دو ٹکڑوں میں تقسیم حاصل کر لی ہے۔ اس تقسیم سے گو مسلمانوں کو بھی سخت نقصان ہوا ہے۔ لیکن جیسا کہ وائسرائے نے بھی اپنے اعلان کے دوران میں اشارہ کیا ہے سکھوں کا نقصان تو ناقابل تلافی ہے۔ یہ نہیں کہ سکھوں کے خلاف مرضی ایسا ہوا ہے۔ بلکہ اس کے لئے خود سکھوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ اور ان کی دلی خواہش کہ محض خواہش کے لحاظ سے وائسرائے کو احترام کرنا پڑا۔ کیونکہ بوجہ فوجی قوم ہونے کے انگریز کو ان کی بہت پاسداری منظور تھی۔

سردار بلدیو سنگھ صاحب ممبر دفاع نے تو اس وقت اپنی خوشنودی کا اظہار کر دیا تھا۔ اور یقیناً آپ نے یہ منظوری اپنے شرکائے کار کے صلاح و مشورہ سے ہی دی ہوگی۔ سکھ عوام اس تقسیم کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس کا پتہ چند دن میں لگ جائے گا۔ سکھ قوم کا مشرقی اور مغربی پنجاب کے دو حصوں میں تقریباً مساوی طور پر تقسیم ہو جانا ایسی بات نہیں ہے کہ جس کو خالصہ جی کی حساس طبیعت اب بھی محسوس نہ کرے۔ یہ ایسی بدیہی بات ہے۔ کہ اس پر کسی تبصرہ کی بھی ضرورت نہیں۔

بظاہر کہا جا سکتا ہے کہ کانگرس نے ایک تیر سے دو شکار مارے ہیں۔ جس سے بے شک پاکستان تو لنگڑا ہو کر رہ گیا ہے۔ مگر خالصتان کی تو جان ہی نکل گئی ہے۔ کیونکہ کسی جاندار سے جاندار جسم کا دو مساوی ٹکڑوں میں کٹ کر علیحدہ علیحدہ ہو جانا ناممکن ہے۔ کہ ان ٹکڑوں کے تڑپنے کی مدت سے ایک لمحہ بھی زیادہ اسکو زندہ رکھ سکے۔

لیکن مسلمانوں کا نقصان بھی ایسا نہیں ہے کہ اسکو کسی صورت بھی نظر انداز کیا جا سکے۔ ہماری رائے میں ابھی وقت ہے کہ مسلمان اور خاصکر سکھ راہنما اس معاملہ پر مزید غور کریں۔ اور کسی تیسرے اور چوتھے فریق کی اغراض سے متاثر ہوئے بغیر خالص اپنی بہتری کے لئے کوئی کارآمد اور مفید فارمولا اختراع کریں۔

اب یہ سوال کہ تقسیم ہو یا نہ ہو ختم ہو چکا ہے۔ تینوں پارٹیوں نے تقسیم کے اصول کو مان لیا ہے۔ اور اصول تقسیم کی ان تمام پابندیوں کو بھی مان لیا ہے۔ جو وائسرائے نے اس پر لگائی ہیں۔ اور اگرچہ کانگرس اور مسلم لیگ کے درمیان کسی متحدہ ہندوستان کے اصول ...

نفس کشی

حال ہی میں اخبارات میں ایک خبر گاندھی جی کی عجیب قسم کی نفس کشی کی مشق کے متعلق شائع ہوئی ہے۔۔۔ ہمیں گاندھی جی کے خلاف ذرا بدگمانی نہیں۔ لیکن جو صفائی گاندھی جی نے پیش کی ہے۔ وہ نہایت قابل اعتراض ہے۔ آپ نے ایک پرارتھنا کے بعد فرمایا ہے۔ کہ میں اپنے نفس کی آزمائش یا نفس کشی کی مشق کے لئے ایسا کرتا ہوں۔

یہ بات کہ گاندھی جی کی عمر اس وقت ۷۸ سال کی ہے۔ ایسی عمر میں آپ کو ایسے خطرناک تجربوں کی کیا ضرورت تھی الگ رہی حقیقت یہ ہے کہ ایسے تجربے کسی عمر میں بھی جائز نہیں سمجھے جا سکتے۔ تضیع اوقات کے علاوہ یہ بات بالکل انسانی فطرت کے معمولی تقاضوں کے خلاف ہے۔ اپنی عزیز عمر کو ایسے ناواجب تجربات میں ضائع کر دینا کہاں کی دانائی ہے۔ اور اس سے دنیا کی راحت و خوشی میں کونسا اضافہ ہو سکتا ہے۔

مذہب اسلام نے نیکی اور بدی کا یہ نظریہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو جذبات انسان کی فطرت میں رکھے ہیں۔ وہ اپنی ذات میں نہ اچھے ہوتے ہیں نہ برے۔ ہاں اگر اندازہ سے ان کا صحیح استعمال کیا جائے۔ تو وہ نیکی بن جاتے ہیں۔ اور انسانی اخلاق کے ارتقاء کے لئے مؤید و معاون ثابت ہوتے ہیں۔ اور اگر ان کے استعمال میں افراط و تفریط ہو جائے تو وہ بدی بن جاتے ہیں۔ لیکن حیرت ہے کہ جس قدر یہ بات فطرت اور عقل کے نزدیک صحیح ہے۔ اسی قدر بعض مذاہب خاصکر ہندو مذہب نے اس قسم کی نفس کشی کو ایک بڑے ثواب کا کام بنا رکھا ہے۔ اگرچہ ہندوؤں کے علاوہ بھی کئی دیگر مذاہب عیسائی وغیرہ میں برہمچریہ کا رواج چلا آیا ہے۔ بعض داناؤں نے جذبات کی از خود رفتگی کو دیکھ کر اس خیال سے کہ لوہا لوہے کو کاٹتا ہے۔ ایسے لوگوں کی تعریف شروع کر دی۔ جو ان جذبات کو بالکل مٹا سکنے پر قادر نظر آئے۔ اور ہوتے ہوتے یہ بات غلط طور پر بعض مذاہب کے اصولوں میں داخل ہو گئی۔ کہ برہمچریہ ایک بہت بڑی قربانی ہے۔ مگر اسلام ایسی باتوں کو قربانی نہیں کہتا۔

اسلام سے باہر ایسی باتوں کو بہت سراہا جاتا ہے۔ اور جو لوگ اس فطری جذبہ کو بالکل مٹا دیتے ہیں۔ ان کو بڑا بزرگ اور نیک پاک سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے بعض لوگ اور نہیں تو اس تعریف کی خاطر اپنی نفس کشیاں اختیار کر لیتے ہیں اور اپنی نفس کشی کے اعلان کے لئے ایسی ایسی مضحکہ خیز حرکات کرتے ہیں کہ انسانی فطرت ...

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

کی

مجلس علم و عرفان

مقصد عالی ہی ترقی کا ضامن ہوتا ہے

مرتبہ۔ چوہدری منیر احمد صاحب

قادیان ۵ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے آج بعد نماز مغرب تا عشاء مجلس میں رونق افروز ہوئے۔ باہر سے آنے والے دوستوں کو شرف مصافحہ بخشا۔ اور ان کے حالات دریافت کئے۔ ملاقات کرنے والوں میں بعض امرتسر کے فلاکت زدہ بھی تھے۔ جنہوں نے اپنی دردبھری داستان سنائی۔ ابتداء میں حضور نے اپنا ایک تازہ رویا بیان فرمایا۔ اس کے بعد جو تقریر فرمائی۔ اس کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔

فرمایا کچھ عرصہ ہوا میں نے ذکر کیا تھا کہ جو جماعتیں کامیاب ہونا چاہتی ہیں انہیں کچھ اصول مدنظر رکھنے چاہئیں۔ آج پھر اسی سلسلہ میں کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔

کسی فرد یا قوم کی ترقی کے لئے سب سے پہلی اور ضروری چیز یہ ہے۔ کہ اس کے سامنے کوئی مقصد عالی ہو۔ اور اس کے متعلق اسے یقین ہو۔ کہ وہ صحیح اور درست ہے جب تک مقصد پیش نظر نہیں ہوتا۔ بیداری پیدا نہیں ہوتی۔ اس کی مثال مسلمانوں میں موجود ہے۔ کہ عرصہ دراز سے ان پر جمود طاری تھا۔ وجہ یہ تھی۔ کہ ان کے سامنے کوئی مقصد نہ تھا۔ جس کے لئے وہ کوشش اور محنت کرتے اور اپنے اندر بیداری پیدا کرتے۔ مگر چند سالوں سے جونہی ان کے سامنے قیام پاکستان کا مقصد آیا۔ تو وہ ان دا سر میں بیدار ہو گئے اور آج بچہ بچہ کی زبان پر لفظ پاکستان ہوتا ہے۔ اور اس کے دل میں عزم و اضطراب ہوتا ہے۔ کہ ہم پاکستان لے کر رہیں گے۔ چنانچہ وہ قوم جو صدیوں سے خوابیدہ تھی۔ اور ابھی بیسیوں سال تک بیدار نہ ہو سکتی تھی مقصد سامنے آنے پر کس طرح فی الفور بیدار ہو گئی۔ یہی حال مذہبی جماعتوں کا ہوتا ہے۔ ان کے سامنے ہر وقت ایک عظیم الشان مقصد خدا کی رضا حاصل کرنا اور خدا کی بادشاہت کو دنیا میں قائم کرنا ہوتا ہے اس لئے وہ کوئی بھی وقت سستی اور غفلت میں نہیں گذارتے۔ اور نہایت ہمت اور استقلال سے کام شروع کر دیتے ہیں۔

حضرت عیسے علیہ السلام کی قوم کی مثال ہی دیکھ لو کہ کس طرح چند حواریوں نے زمین پر خدا کی بادشاہت قائم کرنے کا مقصد پیش نظر رکھ کر ہمت اور استقلال سے کام لیا۔ کیونکہ وہ یہ سمجھتے تھے۔ کہ ہم خواہ کمزور ہیں نحیف ہیں بے دست و پا ہیں۔ مگر یہ کام ہم نے ہی کرنا ہے ہمارا کسی نے ہاتھ نہیں بٹانا۔ اس خیال سے ان کے دل میں عزم اور ہمت پیدا ہو گیا ہے۔ اور بہت جلد انہوں نے اپنے مقصد کو پا لیا

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مٹھی بھر سے زیادہ نہ تھے۔ اور انکی جو جسمانی اور مالی حالت تھی۔ وہ ظاہر ہی ہے مگر انکے مدنظر ایک بلند مقصد تھا۔ جو انکی ہمت کو پست نہ ہونے دیتا تھا۔ اور یہ احساس ان میں موجزن تھا۔ کہ اگر ہم نے یہ کام نہ کیا تو کسی اور نے بھی نہیں کرنا۔ اس کے لئے صرف ہمیں ہی مقرر کیا گیا ہے۔ قدرتی بات ہے کہ جب انسان میں یہ احساس پایا جائے کہ یہ کام صرف میں نے ہی کرنا ہے تو وہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کرنے لگتا ہے اور نہایت ہمت و استقلال سے کام شروع کر دیتا ہے صحابہ کی ترقی کا یہی راز تھا۔ اور آج ہماری ترقی بھی اسی میں مضمر ہے۔ کہ تم یہ سمجھ لو کہ ہمارے خدا نے ہمارے لئے جو مقصد عالی مقرر کیا ہے۔ اسے ہم نے ہی حاصل کرنا ہے کوئی ہماری مدد نہ کرے گا۔ اس احساس سے طبیعت میں جوش اور ربانی کا بے پناہ جذبہ جو بسا اوقات جنون کی حد تک پہنچ جاتا ہے۔ پیدا ہو جاتا ہے اور اس طرح پیش نظر مقصد بہت آسان ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر میں نے اللہ تعالے سے عہد کیا کہ اے خدا بے شک میں کمزور اور ناتواں ہوں اور لوگ کہہ رہے ہیں۔ کہ جماعت کا شیرازہ بکھر جائیگا۔ مگر آج میں تیرے سامنے یہ عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت بھی مرتد ہو جائے اور اس کام کو چھوڑ دے تو میں اکیلا اس کام کو کرتا رہوں گا چنانچہ وہی عزم آج تک میرے کام آ رہا ہے اور اسی احساس نے میرے سامنے ایک بلند مقصد لا کھڑا کیا۔ جو آج تک مجھے احساس ذمہ داری دلا رہا ہے۔ دنیا میں سینکڑوں مثالیں پائی جاتی ہیں کہ لوگوں نے اپنے معمولی معمولی محسنوں کیلئے جانیں قربان کر دیں۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے ایسا بلند مقصد ہمیں عطا کیا ہے۔ ہم اس مقصد کی خاطر جسقدر بھی قربانیاں کریں کم ہیں۔ ہمارے پاس ہیرے اور جواہرات ہیں۔ جن کی حفاظت ہمارے سپرد کی گئی ہے۔ اگر دو پہرے لوگ کوئلوں کی حفاظت کرتے ہوئے جان دے دیتے ہیں۔ تو کیا ہمیں ہیروں اور جواہروں کی حفاظت کیلئے قربانیاں نہیں کرنی چاہئیں اور بخوشی جانیں قربان نہیں کر دینی چاہئیے اگر ہم اللہ تعالے کی بادشاہت کو قائم کرنے کے لئے مر بھی جائینگے۔ تو ہمارا غیور خدا ہمیں مرنے نہ دے گا۔ بلکہ وہ ہمیں اس موت کے بدلہ میں ہمیشہ ہمیش کی زندگی بخش دے گا۔ جب مومن کی قربانی اس درجہ تک پہنچ جاتی ہے کہ وہ بخوشی اپنی جان کو اللہ تعالے کیلئے قربان کر دیتا ہے۔ تو اللہ تعالے کی غیرت بھی بھڑک اٹھتی ہے اور وہ کہتا ہے میرا بندہ کمزور تھا اور اسے صرف مرنا آتا تھا۔ اس نے اپنا کام کر دیا۔ مگر مجھے زندہ کرنا آتا ہے اور میں اسے ابدالآباد کیلئے زندہ کر دونگا۔

قرآن کریم میں آتا ہے کہ جو اللہ تعالے کی راہ میں مارے جاتے ہیں۔ ان کو مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں۔ یعنی وہ لوگ جو خدا کی راہ میں مارے جائیں۔ ان کے متعلق اللہ تعالے کی غیرت یہ بھی پسند نہیں کرتی کہ انہیں لفظی طور پر ہی مردہ کہا جائے۔

پس مومن کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مرجانا۔ اور خدا کا کام ہے زندہ کرنا۔ تم اپنا کام کرو۔ اور خدا اپنا کام کرے گا۔ اگر یہ روح ہماری جماعت میں پیدا ہو جائے تو تم دیکھو کہ کس طرح چند ہی سالوں میں جماعت کس قدر بلند ہو جاتی ہے۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حلیہ مبارک

میں نے دیکھا "اُن کا چہرہ بہت بارونق ہے۔ اُن کی آنکھوں میں سبز رنگ کا پانی گردش کرتا معلوم ہوتا ہے" (مرزا فرحت اللہ بیگ)

نوٹ:۔ دکن ریڈیو کے مشہور رسالہ "نوا" کی اشاعت ۱۶ تا ۳۱ مئی ۱۹۴۷ء میں مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب مرحوم مشہور و معروف ادیب کی ایک تقریر بہ زیر عنوان "مشاہیر سے ملاقات" شائع ہوئی ہے۔ جو آپ نے دکن ریڈیو سے نشر فرمائی تھی۔ اس تقریر کا وہ حصہ جس میں آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اپنے تاثرات بیان فرمائے ہیں۔ ناظرین کی توا منع طبع کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"اب ایک ایسے شخص سے میرے ملنے کا حال سنئے جو اپنے فرقہ میں نبی سمجھا جاتا ہے اور دوسرے فرقہ والے خدا جانے اس کو کیا کچھ نہیں کہتے۔ یہ کون ہے؟ جناب مرزا غلام احمد مرحوم قادیانی بانی فرقہ احمدیان سے میرا یہ رشتہ ہے کہ میری خالہ زاد بہن ان سے منسوب تھیں۔ اس لئے یہ جب کبھی دلی آتے تو مجھے ضرور بلا بھیجتے۔ اور پانچ روپیہ دیتے۔ چنانچہ دو تین دفعہ ان سے میرا ملنا ہوا۔ مگر میں یقین دلاتا ہوں کہ انہوں نے کبھی مجھ سے ایسی گفتگو نہیں کی جس کو تبلیغ کہا جا سکے۔ میں اس زمانے میں الف۔ اے میں پڑھتا تھا۔ زیادہ تر مسلمانوں کی تعلیم کا ذکر ہوتا تھا۔ اور اس پر وہ افسوس ظاہر کیا کرتے تھے کہ مسلمان اپنی مذہبی تعلیم سے بالکل بے خبر ہیں۔ اور جب تک مذہبی تعلیم عام نہ ہوگی اس وقت تک مسلمان ترقی کی راہ سے ہمیشہ ہٹے رہیں گے۔ میرے ایک چچا تھے۔ جن کا نام مرزا عنایت اللہ بیگ درہم تھا۔ یہ بڑے تقریر دوست تھے۔ تمام ہندوستان کا سفر تقریروں سے ملنے کے لئے کیا۔ بڑی بڑی سخت ریاضتیں کیں۔ چنانچہ اس سے ان کی محنت کا اندازہ کر لیجئے کہ تقریباً چالیس سال تک یہ رات کو نہیں سوئے۔ صبح کی نماز پڑھ کر دو ڈھائی گھنٹے کے لئے سو جاتے۔ ورنہ سارا وقت یاد الٰہی میں گذارتے۔ ایک دن میں جو مرزا غلام احمد صاحب کے ہاں جانے لگا۔ تو چچا صاحب نے مجھ سے کہا۔ بیٹا میرا ایک کام ہے وہ کرو اور وہ یہ ہے کہ جن صاحب سے ملنے تم جا رہے ہو۔ ان کی آنکھوں کو دیکھو کہ کس رنگ کی ہیں؟ میں سمجھا بھی نہیں اس سے ان کا کیا مطلب ہے۔ مگر جب مرزا صاحب کے پاس گیا۔ تو بڑے غور سے ان کی آنکھوں کو دیکھتا رہا۔ میں نے دیکھا کہ ان کی آنکھوں میں سبز رنگ کا پانی گردش کرتا معلوم ہوتا ہے۔ اسی سلسلہ میں میں نے بھی خود ان کو بھی ذرا غور سے دیکھا۔ کیونکہ اس سے پہلے جب میں ان کے پاس جاتا تھا تو ہمیشہ نیچی آنکھیں کرکے بیٹھتا تھا۔ اس دفعہ میں نے دیکھا۔ ان کا چہرہ بہت بارونق ہے۔ سر پر کوئی دو دو انگل کے بال ہیں۔ چوڑی سی حامی نیچی ہے۔ آنکھیں جھکی جھکی ہیں۔ بات کرتے ہیں تو بہت متانت سے کرتے ہیں۔ بہرحال وہاں سے واپس آنے کے بعد میں نے چچا صاحب قبلہ سے تمام واقعات بیان کئے۔ انہوں نے کہا "فرحت دیکھو۔ اس شخص کو برا بھی نہ کہنا۔ فقیر ہے۔ اور یہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق ہیں"۔ میں نے کہا۔ یہ آپ نے کیونکر جانا۔ فرمایا جو اہل دل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خیال میں ہر وقت غرق رہتا ہے۔ اس کی آنکھوں میں سبزی آجاتی ہے۔ اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ سبز رنگ کے پانی کی ایک لہر اس میں دوڑ رہی ہے۔ میں نے اس وقت تو ان سے اس کی وجہ نہیں پوچھی۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ سب تقرا اور اہل طریقت اس پر متفق ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا رنگ سبز ہے۔ اسی کا عکس آپ کا زیادہ خیال کرنے سے آنکھوں میں جم جاتا ہے"۔

"نوا" ۱۶ تا ۳۱ مئی ۱۹۴۷ء

وقف جائداد کے وعدوں کی میعاد ۳۰ رجون تک بڑھا دی گئی ہے

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حفاظت مرکز کے چندوں (وقف جائداد۔ وقف آمد) کے وعدے کرنے اور فہرستیں ارسال کرنے کی میعاد ۳۰ رجون ۱۹۴۷ء تک بڑھا دی ہے۔ جن جماعتوں نے ابھی تک مکمل فہرستیں نہیں بھیجیں۔ وہ فوری طور پر اس طرف توجہ کریں۔ اور جلد سے جلد فہرستیں ارسال کرنے کی کوشش کریں۔

جلوۂ تام

اٹھئے جہاد کیلئے دیں کا امام آگیا
طور تجلیات پہ نور سے جس کے فیض یاب

لیکے جمال احمدی ماہِ تمام آگیا
اس کا کلیم آگیا، اس کا کلام آگیا

خاتم انبیاء ہے جو، اطہر مصطفےٰ ہے جو
جس کے ظہور نور سے باطل تیرہ بخت بھی

اتنا مجتبےٰ ہے جو اس کا غلام آگیا
موت کے گھاٹ اتر گیا موت کے کام آگیا

بزم کہن بدل گئی دور نظام تو ہے یہ
کیف و خمار کی پری جھپنے لگی ہری ہری

دیں کا قیام ہوگیا تازہ نظام آگیا
بزم جہاں میں ساقی مست خرام آگیا

محفل ناؤ نوش میں بیٹھے ہو تشنہ کام کیوں
اہل یقیں کے عزم سے لٹتی ہیں استقامتیں

لیکے شراب سرمدی دور میں جام آگیا
پائے ثبات کیلئے وقت قیام آگیا

ظل خدا احمد است ظل محمد احمد است
آئینہ صفات میں جلوۂ تام آگیا

یہ ہے ظہور جذب و شوق یہ ہے کمال عشق دیکھ
ان کی زبان قدس پہ قیس کا نام آگیا

قیس مینائی

"اچھوت ادھار کی حقیقت"

"ہندو اچھوتوں کو ہندوؤں سے الگ کرنے کی تحریک ہندو جاتی پر نہیں۔ بلکہ ہندوستان پر ایک ضرب کاری ہے جو ناقابل برداشت ہو جائے گی ...... آدھرم (اچھوتوں کی نئی تحریک) زیادہ بڑھنے نہ پائے چھ کروڑ مسلمان پہلے ہی الگ پڑے ہیں۔ اگر سات کروڑ اچھوت بھی الگ ہو گئے تو ہندوؤں کی طاقت کمزور ہو جانے سے ہندوستان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا"۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو مہاشہ خوشحال چند خورسند نے ملاپ میں فروری ۱۹۳۱ء کو ...... لکھے ...... معاملہ دراصل یہ ہے کہ آدھرم تحریک اچھوتوں نے جاری کی ہے۔ اچھوت ہندوؤں سے بیزار ہو چکے ہیں۔ اور الگ ہو جانا چاہتے ہیں۔ لیکن ہندو انہیں اپنا جزو ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ مقصد مہاشہ خوشحال چند کی تحریر بالا سے ظاہر ہے۔ ہندو اچھوتوں کی فلاح و بہبود نہیں چاہتے۔ بلکہ انکو سیاسی مقصد کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں تاکہ تصفیہ حقوق کے وقت مسلمانوں کو زک پہنچا کر اقتدار حاصل کر سکیں۔ ملک فضل حسین صاحب نے اس موضوع پر ایک کتاب "اچھوت ادھار کی حقیقت" لکھ کر ہندوؤں کے اس گندے منصوبے کے تار و پود بکھیر دئیے ہیں۔ اور ہندو لیڈروں اور ہندو اخباروں کی تقریروں اور تحریروں کے اقتباسات درج کر کے کتاب کو ہر طرح مکمل بنا دیا ہے۔ ضرورت ہے کہ اہل ثروت مسلمان اس کتاب کی جلد بڑی بھاری تعداد میں خرید کر اچھوتوں میں مفت تقسیم کریں۔ تاکہ اچھوت ہندوؤں کے سیاسی پھندے میں نہ پھنس سکیں"۔ (زمیندار ۲ رمئی) ملنے کا پتہ: نظارت نشر و اشاعت قادیان

انصار جماعت اور اسکے عہدیداران کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

اراکین مجلس انصار اللہ محلہ جات قادیان سے نماز باترجمہ کا امتحان لیا گیا تھا۔

اب اراکین انصار اللہ مجالس بیرونی کا بھی نماز باترجمہ کا امتحان ماہ اکتوبر میں لیا جائیگا انشاء اللہ

منتظم صاحبان تعلیم و تربیت و زعماء صاحبان انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ بہت جلد اپنے اپنے ہاں کے اراکین کی فہرست تیار کر کے تین ہفتہ تک دفتر ہذا میں بھجوادیں۔ جو امتحان میں شامل ہونگے۔ نیز اپنے اپنے ہاں کے انصار کو مقامی حالات کے ماتحت نماز باترجمہ پڑھنے اور پڑھانے کے لئے جو انتظام کیا جاوے۔ اس سے بھی اطلاع دیجاوے

اراکین انصار سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس امتحان میں شامل ہونے میں کسی قسم کی عار یا اپنی کسرشان نہ سمجھیں۔ کیونکہ نماز ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جسکے معنوں اور مفہوم کو سمجھ کر اگر پڑھا جائے۔ تو خدا تعالٰے سے خاص تعلق پیدا ہو سکتا ہے۔ ورنہ رسمی طور پر بغیر مفہوم اور ترجمہ جاننے کے نماز کا پڑھنا۔ وہ نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ جو سمجھ کر اور ترجمہ سیکھ کر نماز پڑھنے سے پیدا ہو سکتا ہے۔

گذشتہ تجربہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض لوگ بزعم خود سمجھتے تھے۔ کہ ان کو نماز اور نماز کی سنتوں و دعاؤں کا ترجمہ آتا ہے۔ لیکن امتحان دینے پر انہیں معلوم ہو گیا۔ کہ جیسا کہ ایک احمدی کو نماز باترجمہ آنی چاہیئے انہیں نہیں آتی یا بہت کم آتی ہے اسلئے انہیں اپنی اس کمی کا علم ہونے پر اصلاح کی توفیق مل گئی۔

پس میں امید کرتا ہوں کہ بیرونی مجالس کے انصار خواہ خواندہ ہوں یا ناخواندہ معمر ہوں یا ادھیڑ۔ اس امتحان میں شامل ہونے کو اپنے وقار کے خلاف نہ سمجھینگے

(قائد تعلیم و تربیت مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان)

قرارداد تعزیت

آج اساتذہ و طلباء جامعہ احمدیہ کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کے پاکیزہ خصائل پر خاکسار نے مختصر تقریر کی اور ان کے پاک نمونہ کی پیروی کی طرف توجہ دلائی اور جناب قاضی محمد نذیر صاحب نے حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا جو بالاتفاق پاس ہوا۔

"اساتذہ و طلباء جامعہ احمدیہ حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کو ایک قومی صدمہ محسوس کرتے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب موصوف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی، سلسلہ کے ایک مخلص پر جوش اور بے بدل عالم تھے اور عرصہ تک آپ جامعہ احمدیہ کے پرنسپل رہ چکے ہیں اس لئے ہمیں طبعی طور پر ان کی وفات سے سخت صدمہ پہنچا ہے۔

اللہ تعالٰے جنت الفردوس میں آپ کے مدارج کو بہت بلند کرے۔ اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماوے۔ ہمیں حضرت مولوی صاحب کے اہل بیت سے اس صدمہ میں دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالٰی ان کا حامی و ناصر ہو"

(خاکسار پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی (منیجر)

ضروری اعلان برائے جماعتہائے احمدیہ منٹگمری

ابو شہاب الدین صاحب انسپکٹر کو ایدھو سوسائٹیز کو ضلع منٹگمری کی جماعتیں کے لئے آڈیٹر مقرر کیا جاتا ہے۔ اس لئے تمام جماعتہائے احمدیہ ضلع منٹگمری ان سے تعاون فرمادیں۔ (نظارت بیت المال)

تقرر امراء جماعتہائے احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے اصحاب ذیل کو ۳۰ اپریل ۱۹۵۰ء تک کے لئے امیر اور نائب امیر مقرر فرمایا ہے۔

جماعت	عہدہ	نام
سڑوعہ	امیر	چوہدری جھجو خانصاحب
سیالکوٹ شہر	"	بابو قاسم الدین صاحب
مونگھیر	"	حکیم خلیل احمد صاحب
مردان	"	میاں محمد یوسف صاحب
کھاریاں	"	مولوی عبد الرحمن صاحب
"	نائب امیر	چوہدری فضل الٰہی صاحب
سیوالہ	امیر	میاں غلام محمد صاحب
بھیرہ	"	مخدوم محمد ایوب صاحب
"	نائب امیر	مولوی محمد حسین صاحب مولوی فاضل
لائلپور	امیر	شیخ نذر محمد صاحب
"	نائب امیر	عبد الرحمن صاحب
راولپنڈی	امیر	میاں محمد عالم صاحب
"	نائب "	پیر فیض احمد صاحب
اوڑجمہ	امیر	مولوی عبد المجید صاحب
"	نائب "	ماسٹر محمد حیات صاحب
حلقہ لونڈنگ ضلع گجرات	امیر	سید امیر حسین شاہ صاحب

(ناظر اعلیٰ قادیان)

درخواستہائے دعا

ملک محمد نواز خان صاحب پشاور بعارضہ ایگزیما بیمار ہیں ۲ مکرم اے بختیار صاحب سیکرٹری تالیف و تصنیف جماعت احمدیہ بٹالہ (وہاں) کچھ عرصہ سے بیمار ہیں ۳۔ محمد کمال خان صاحب پونچھ مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ اور حصول پنشن کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ۴۔ مرزا عبد الحق صاحب گورداسپور کی لڑکی نصیرہ بیگم سونت بیمار رہتے۔ ۵۔ عبد الحمید صاحب پٹواری ڈیرہ ٹیک سنگھ عہدہ میں ترقی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں ۶۔ ثریا بیگم صاحبہ بنت محمد شفیع صاحب تیز ہوٹل لاہور چھاتی کی بیماری میں ۷۔ تائک احمد سعید صاحب (دفتر) الفضل کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ ۸۔ بابو غلام رسول صاحب ریلوے ٹیلیگراف کا لڑکا بیمار ہے۔ ۹۔ فضل الٰہی صاحب بھیروی کچھ عرصہ سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں۔ ۱۰۔ قاضی محمد صدیق صاحب انصاری کاتب الفضل کی اہلیہ صاحبہ شدید بیمار ہیں ۱۱۔ سید ابو الحسن صاحب کٹکی عرصہ سے بیمار ہیں ۱۲۔ محمد ابراہیم صاحب مدرس مومن ضلع شیخوپورہ کا لڑکا محمد الیاس بعارضہ خسرہ بیمار رہتے۔ ۱۳۔ رشید احمد صاحب سیالکوٹی دار الفضل کے والد بیمار ہیں۔ ۱۴۔ عزیز الدین خان صاحب بھاگلپور کی ہمشیرہ صاحبہ بیمار ہیں۔ ۱۵۔ محمد ضیاء الحق صاحب کے والد صاحب کے گھٹنے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ ۱۶۔ محمد بخش صاحب ریٹائرڈ سٹوڈ کیپر کے دو نواسے بیمار ہیں۔ ۱۷۔ محمد نور عالم صاحب واقف زندگی نیسگو سرا۔ بی۔ اے کے امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ۱۸۔ دوست محمد صاحب جمانہ ڈیرہ غازیخان کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب رو بصحت ہیں۔ لیکن صحت کامل تاحال نہیں ہوئی۔ احباب سب کے لئے دعا فرماویں۔

شباکن و شفائی

یہ دونوں دوائیں ملیریا اور دوسرے بخاروں کیلئے بہترین یونانی دوائیں ہیں شباکن پسینہ لاکر بخار اُتار دیتی ہے جگر اور طحال کو صاف کرتی ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ اعصاب کو طاقت بخشتی ہے اور کونین کے نقصان سے بغیر جسم کو ملیریا کے بداثرات سے صاف کر دیتی ہے۔ شفائی پرانے اور سخت بخاروں میں شباکن کے ساتھ دی جائے۔ تو ان کو توڑنے میں کامیاب ہوتی ہے۔ جو بخار نہایت سخت اور ٹوٹنے میں نہیں آتے۔ کونین کے ٹیکوں سے بھی ان کو فائدہ نہیں ہوتا۔ وہ شفائی کو شباکن کے ساتھ دینے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اعصاب کو بھی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہر گھر میں ان دواؤں کا ہونا بہت سے اخراجات سے بچا لیتا ہے۔ قیمت یکصد قرص عہ اور پچاس قرص عہ شفائی ۲ درجن عہ علاوہ محصولڈاک ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان

ضرورتِ اساتذہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں چند مولوی فاضل او۔ ٹی۔ اساتذہ کی ضرورت ہے۔ جو مولوی فاضل یا منشی فاضل ٹی۔ او۔ فرض شناس اور محنتی ہوں۔ اُمیدواران معہ درخواست ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول کو ملیں۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو مخاطب کیا جاوے

موسم گرما کا بہترین تحفہ

فولادی

FAULADI

ضرور منگائیے ضرور منگائیے

کمزوریوں میں جسمانی طاقتوں کو ضائع ہونے سے بچاتی ہے معدہ اور جگر کو طاقت دیتی ہے۔ نیا خون پیدا کر کے صحت کو بڑھاتی ہے مردوں و عورتوں کی مخصوص بیماریوں کو دور کرتی ہے قیمت فی بکس دو روپے علاوہ محصولڈاک ملنے کا پتہ:۔ مخدوم اینڈ کمپنی بھیرہ پنجاب

سپاری پاک

کثرت طمث زیادتی حیض سیلان الرحم دسفید رطوبت آنا اور ان کے خطرناک نتائج کے دفعیہ کیلئے اس سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں۔ مستورات کی جوانی و تندرستی کی حقیقی محافظ ہے۔ قیمت فی پاؤ ڈیڑھ روپیہ۔

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

جناب چیف ٹریفک مینجر صاحب بہادر اودھ اینڈ ترہٹ ریلوے

تحریر فرماتے ہیں۔ مجھے دفتری کام سے بہت تھکن اور کمزوری محسوس ہونے لگتی تھی۔ آپ کی سونے کی گولیوں کے استعمال سے اب کام کرتے نہ تھکن محسوس ہوتی ہے نہ کمزوری۔ بہت مفید طلسمی اثر گولیاں ہیں۔ دو صد گولیاں اور بھیج دیں۔

قیمت سونے کی گولیاں ایک روپے کی چار عدد۔ ایک ہفتہ کورس تین روپے آٹھ آنے۔ دو ہفتہ کورس ساڑھے سات روپے۔ ایک ماہ کورس چودہ روپے:۔

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان دارالامان

ذیابیطس کی نہایت مجرب اور زود اثر دوا طبیہ عجائب گھر قادیان سے طلب فرمائیں قیمت ایکماہ کا کورس سات روپے

ضروری خبریں

کیا گاندھی جی برت رکھیں گے؟

نئی دہلی ۵ جون گاندھی جی نے ایک بیان میں کہا مجھے ایک تار آیا ہے جس میں مجھ سے پوچھا گیا ہے کہ ملک کی تقسیم کے متعلق کانگرس نے جو رویہ اختیار کیا ہے۔ کیا اس کی بنا پر آپ برت نہیں رکھیں گے۔ گاندھی جی نے جواب دیتے ہوئے کہا میں کسی کے کہنے پر برت نہیں رکھا کرتا۔ جب میری اندرونی آواز مجھے کہے گی تو پھر میں برت رکھوں گا۔ جس طرح مجھے برطانیہ اور مسلم لیگ سے کئی باتوں میں اختلاف ہے اسی طرح مجھے کانگرس سے بھی مختلف امور میں اختلاف ہے۔ کانگرس ملک میں کارخانوں کا جال بچھا دینا چاہتی ہے۔ لیکن میں اس کا مخالف ہوں۔ اور اپنی طرف سے کانگرس کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اگر کسی مرحلہ پر میں نے ضروری سمجھا تو برت رکھوں گا۔

برطانوی سکیم پر تبصرہ

نانکنگ ۵ جون وزیراعظم چین نے ایک بیان میں کہا۔ برطانیہ نے تازہ سکیم پیش کر کے بہت دور اندیشی کا ثبوت دیا ہے۔ گو ملک تقسیم کر دیا گیا ہے۔ لیکن میری خواہش ہے کہ مختلف پارٹیوں میں ایسے رنگ میں سمجھوتہ ہو جائے۔ جس سے ملک کی وحدت قائم رہے۔

رنگون ۵ جون۔ برما گورنمنٹ کے وائس پریذیڈنٹ اور اینٹی فاسسٹ فریڈم لیگ کے صدر جنرل او آنگ سان نے کہا۔ ہندوستان کو تقسیم کر دینے کے فیصلہ سے نہ صرف ہندوستان اور ایشیا بلکہ دنیا بھر کا امن خطرہ میں پڑ گیا ہے مجھے اس فیصلہ سے بہت صدمہ ہوا ہے اگر اس فیصلہ پر ہندوستان کی مختلف پارٹیوں میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ تو میں اسے ایک بد شگون سمجھتا ہوں۔

لنڈن۔ ۵ جون لیبر پارٹی کے ایک سرکردہ رکن نے اس فیصلہ کی تعریف کی اور کہا۔ جس طریق سے برطانوی گورنمنٹ نے ہندوستان کے مسئلہ کو سلجھانے کی کوشش کی ہے۔ اگر وہی طریق یورپ اور مشرق وسطےٰ کے پیچیدہ مسائل کے مقابلہ میں بھی استعمال کیا جائے۔ تو دنیا میں مستقل امن قائم ہو سکتا ہے۔

بمبئی ۵ جون۔ سر کاؤس جی جہانگیر نے کہا۔ برطانوی سکیم بہ حیثیت مجموعی اچھی ہے۔ لیکن مختلف انتظامی محکموں کی تقسیم آسان کام نہیں ہے۔ یہ کام ایک سال میں ہونا مشکل نظر آتا ہے۔ آپ نے آئندہ بننے والی دونوں حکومتوں کے متعلق یہ امید ظاہر کی کہ وہ برطانوی کامن ویلتھ سے اچھے تعلقات قائم کریں گی۔

نئی دہلی ۵ جون۔ خان عبد الغفار خاں سے برطانوی سکیم پر رائے زنی کرنے کے لئے کہا گیا تو آپ نے کچھ کہنے سے انکار کر دیا۔ اور کہا میں پشاور جا رہا ہوں وہاں اس سکیم پر غور و خوض کیا جائے گا۔

والیان ریاست کو ختم کرنے کا مطالبہ

نئی دہلی ۵ جون: کل ایوان والیان ریاست کی سٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس مہاراجہ آف پٹیالہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں ایک قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ پیرامونٹس کے خاتمہ کے پیش نظر ایوان والیان ریاست کا وجود ختم کر دیا جائے۔

پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات

دہلی ۵ جون۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار کا خیال ہے۔ تازہ برطانوی سکیم کے مطابق تقسیم ہند کے دو حصے ہیں۔ جو بیک وقت پایہ تکمیل تک پہنچیں گے۔ اول نئے صوبے قائم کئے جائیں گے۔ دوئم۔ ایک نئی حکومت معرض وجود میں لائی جائے گی۔ جہاں تک صوبوں کی تقسیم کا تعلق ہے۔ یہ سوال زیادہ پیچیدگی پیدا نہیں کرے گا۔ لیکن مرکزی شعبوں کی تقسیم میں کافی الجھن پیدا ہونے کا امکان ہے۔ اس الجھن کا واحد حل یہ ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے لیڈروں کے درمیان مفاہمت ہو جائے۔ مواصلات۔ محاصل اور کرنسی وغیرہ شعبوں کی تقسیم بہت اہمیت رکھتی ہے۔ اگر کوئی مفاہمت نہ ہوئی تو بمبئی سے لاہور تک پوسٹ کارڈ نہیں جا سکے گا۔ اور بمبئی سے پشاور تک فرنٹیر میل کا چلنا محال ہو جائے گا۔ اور دونوں حکومتوں کی سرحدوں پر ناخوشگوار واقعات ہونے کا ہر وقت امکان رہا کرے گا۔

اینگلو انڈین ایسوسی ایشن آف پاکستان کا قیام

لاہور ۵ جون۔ پنجاب کے اینگلو انڈین لیڈر مسٹر سی۔ ای گبن ایم۔ ایل۔ اے نے اینگلو انڈین ایسوسی ایشن آف پاکستان کے قیام کا اعلان کیا ہے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر لاہور میں ہوگا۔ اور صوبائی کونسلوں کے مراکز کراچی۔ کوئٹہ اور پشاور میں قائم کئے جائیں گے۔

برطانوی سکیم اور سرحد کے کانگرسی

پشاور ۵ جون وزیر سرحد کے وزیر قاضی عطاء اللہ نے ایک بیان میں نئی برطانوی تجاویز کے مطابق سرحد میں استصواب رائے کی مخالفت کی۔ اور کہا انتخابات کے صرف ایک سال بعد ہی استصواب رائے کرنا بڑے ظلم اور بے انصافی کی بات ہے یہ استصواب رائے کو ناتشدد اور غنڈہ پن کو شہ دیتا ہے۔ اور انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء میں اس کی قطعاً گنجائش موجود نہیں۔

برطانیہ کے ذمہ امریکی قرضہ

واشنگٹن ۵ جون۔ امریکی وزیر خزانہ نے اعلان کیا ہے کہ حکومت امریکہ نے جو قرضہ برطانیہ کو دیا تھا۔ اس میں سے برطانیہ نے مزید بیس کروڑ ڈالر لے لئے ہیں۔ قرضہ کی کل رقم جو امریکہ نے برطانیہ کو دینی منظور کی تھی۔ تین ارب پچھتر کروڑ ڈالر تھی۔ نئی قسط شامل کر کے اب تک برطانیہ اس رقم کے نصف سے زیادہ رقم وصول کر چکا ہے۔

کیا ۱۵ اگست تک صوبائی گورنر سبکدوش ہو جائیں گے؟

نئی دہلی ۵ جون۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ تمام موجودہ گورنر ۱۵ اگست تک اپنے عہدوں سے سبکدوش ہو جائیں گے۔ وائسرائے نے درجہ نوآبادیات دینے کے لئے پارلیمنٹ سے جو قانون منظور کرانے کا وعدہ کیا ہے۔ اس کی رو سے امن اور قانون کے قیام اور امور خارجہ وغیرہ کے لئے گورنر ذمہ وار نہیں رہے گا۔ اور حکومت برطانیہ ہندوستان پر فرماں روائی کی تمام ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو جائے گی۔ امید کی جاتی ہے کہ آئندہ گورنر جنرل بھی ہندوستانی حکومت کی سفارش سے مقرر کیا جائیگا۔

اچھوت لیڈر مسٹر منڈل کا بیان

نئی دہلی ۵ جون۔ عبوری حکومت کے رکن قانون مسٹر جوگندر ناتھ منڈل نے برطانوی حکومت کی تجاویز پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر جناح کو مبارکباد دی ہے۔ اور یقین ظاہر کیا ہے۔ کہ پاکستان میں اچھوتوں کے حقوق محفوظ رہیں گے۔ اور ساتھ ہی یہ اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ ہندوستان کے پانچ کروڑ سے زائد اچھوتوں کی حالت پہلے سے بھی بدتر ہو جائے گی۔ آپ نے کانگرس سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اچھوتوں سے ویسا ہی برتاؤ کرے۔ جیسا برتاؤ مسلم اکثریت کے صوبوں میں مسلم لیگ ان سے کر رہی ہے۔

واشنگٹن ۵ جون مسٹر ٹرومین صدر جمہوریہ امریکہ نے ایک بیان میں کہا۔ ہنگری میں نئی گورنمنٹ قائم ہونے سے جو صورت حالات پیدا ہو گئی ہے وہ نہایت خطرناک ہے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ اس سلسلے میں تحقیقات کر رہا ہے۔ امریکن سفیر متعین ہنگری نے ایک بیان میں کہا کہ ہنگری کی نئی گورنمنٹ کو کسی صورت میں ہنگری کے عوام کی نمائندہ نہیں کہا جا سکتا۔

نئی دہلی ۶ جون آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں شرکت کے لئے کونسل کے ممبر ہندوستان کے طول و عرض سے دہلی پہنچ رہے ہیں۔ خواجہ ناظم الدین۔ مولانا محمد اکرم خاں صدر بنگال مسلم لیگ کلکتہ پہنچ گئے۔ مدراس لیگ کے صدر محمد اسماعیل بھی روانہ ہو گئے ہیں۔ بنگال کے وزرا اتوار کو بذریعہ طیارہ روانہ ہوں گے۔ آج مسٹر جناح سے مسٹر اسمٰعیل چندریگر۔ مسٹر منڈل اور ممبر حکومت ہند اور